مدیر کے نام

اعجاز علی ندیم ' لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن کی ''اشاعتِ خاص'' کا سرِ ورق دیکھا تو عجیب لگا کیونکہ معمول سے ہٹ کر تھا۔ مضامین کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ علم کے موتی ایک گلدستے کی صورت میں جمع ہو گئے ہیں' ان سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ خلیل الرحمٰن چشتی نے ''تحریک احیاے دین کے قافلہ سالار'' میں کمال اندازِ بیاں سے تاریخ کے پس منظر کے ساتھ مولانا کی خدمات کا ذکر بہت جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ ایک عام قاری کے لیے جو مولانا کی شخصیت کے بارے میں لاعلم ہو تصویر کا پورا رخ پیش کرتا ہے۔ یہ مضمون جہاں مولانا مودودیؒ کی علمی خدمات کا احاطہ کرتا ہے وہاں جماعت کی جدوجہد کو بھی تاریخی تناظر میں پیش کرتا ہے۔ ''یاد ہے مجھ کو ترا حرفِ بلند'' پڑھ کر اندازہ ہوا کہ مولانا بہت بڑے پائے کے قانون دان بھی تھے۔ ''مودودی نمبر'' سے ہمیں ایک صدی پر محیط مسلمانوں کی دینی' علمی و سیاسی خدمات اور احیاے اسلام کی جدوجہد سے آگہی ہوئی۔ مولاناؒ پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ انھوں نے اس صدی میں اسلام کی صحیح تصویر پیش کر کے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔

اعظم بیگ ' گجرات

''اشاعتِ خاص'' کے مضامین کو اعلیٰ معیار کا پایا' تاہم ڈاکٹر جاوید اقبال کے خیالات' تجزیے اور اجماعِ امت سے متعلق مشورے سے دل آزاری ہوئی۔ سرورق سے کئی سوالات ذہن میں اٹھے۔ ہزاروں سالوں پر محیط فکر مودودیؒ سے شخصیت پرستی کا سوال بھی ذہن میں اٹھا اگرچہ پروفیسر خورشید احمد کے بقول یہ ''احسان مندی اور محسن شناسی'' ہے۔

سید شاہد ہاشمی ' کراچی

''اشاعتِ خاص'' کے مطالعے سے قبل میں مولانا مودودیؒ کو بڑا آدمی سمجھتا تھا لیکن اسے پڑھ کر یقین ہو گیا کہ میں تو کچھ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ سید صاحب تو اس سے کہیں زیادہ' بہت زیادہ بڑے انسان تھے۔ انھیں قریب سے دیکھنے والوں کی تحریریں بتا رہی ہیں کہ وہ ''عظمتِ کردار' وسعتِ ظرف' علوے ہمت' درویش مزاجی' اِتقا' توکل' تحمل' صداقت شعاری' ایثار' تدبر' دردمندی' ذہانت' فراست اور شگفتہ مزاجی'' جیسی عمدہ' مسنون اور اب ناپید ہوتی

ہوئی خصوصیات کے حامل رہنما تھے۔ بیرونی تحریکی شخصیات کے مزید مضامین ہونے چاہییں۔ اگلے شمارے میں یہ کمی دُور ہو جائے تو بات بن جائے گی۔ مولانا محترم کی زندگی کے آخری چند ماہ' چند ہفتے' چند روز' روزِ وداع اور سفرِ وداع پر بھی معلومات اس تاریخی سلسلے کا حصہ بنائیے۔ اب تحریک کے ہم سفروں کی بڑی تعداد مولانا مرحوم سے زمانی طور پر بُعد کے سبب یہ جاننا چاہے گی۔ یہ معلومات بھی اِن شاءاللہ مفید ہوں گی۔

غازی الدین' کراچی

''اشاعتِ خاص'' کے سرورق پر ایک صدی سے دوسری صدی اور پھر صدیوں سے ہوتے ہوئے ایک ہزاریے سے دوسرے ہزاریے کی طرف پیش رفت کی جس طرح مؤثر جدول بندی کی گئی ہے وہ مجھے بہت پسند آئی' اور واقعی قابلِ ستایش ہے یہ منظرنامہ! اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ اس بات کا مظہر ہے کہ مولاناؒ کی فکروعمل جو ان کی تحریروں وتقریروں سے لے کر تشکیلِ جماعت اسلامی تک اور پھر ان کی منظم تحریک کا ربط عالمی اسلامی تحریکوں اور شخصیتوں و دیگر بین الاقوامی اداروں اور افراد سے عبارت ہے' اس کے اثرات وثمرات صرف ایک صدی تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ بے کنار ہو کر ہزاریوں میں منتقل ہوتے رہیں گے۔

احمد علی محمودی' حاصل پور

غزالیِ عصر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ بلاشبہہ اس صدی کے عظیم انسان تھے۔ ان سے عقیدت ومحبت تو پہلے بھی تھی مگر اس اشاعتِ خاص نے مجھے اپنے مرشد کا مزید گرویدہ بنا دیا ہے۔

ناصر قریشی' لاہور

''راوانڈا: ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی'' (دسمبر ۲۰۰۳ء) پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ کس طرح راوانڈا کے مظلوم مسلمان صبروضبط کا دامن تھامے' حالات کا جائزہ لیتے رہے' خانہ جنگی میں مبتلا دونوں دھڑوں کو بلاامتیاز مذہب وملت' پناہ اور تحفظ دیتے رہے اور اپنے اعلیٰ اخلاق وکردار سے دعوتِ اسلام دیتے رہے۔ اس کے اثر سے ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کیا عالمِ اسلام بالخصوص پاکستان کو مسلمان کرنے اور مسلمان ہونے والوں کے لیے اپنے فرائض کا احساس ہے!

☆ سربکف' سربلند پر تبصرے (دسمبر ۲۰۰۳ء) میں کتاب کی قیمت ۱۷۰ روپے لکھ دی گئی' جب کہ اصل قیمت ۷۰ روپے ہے۔